رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک کیلئے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جلد ۵ | ۲۹ - جون ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۱۹ - رمضان المبارک ۱۳۳۶ھ | نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس دفعہ اپنے بعد جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کو امیر جماعت قادیان مقرر فرمایا۔

ظہر کے بعد درس قرآن باقاعدہ ہوتا ہے۔ اور ۲ ½ پارہ تک ہو چکا ہے۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب دو ماہ کی رخصت کاٹ کر بعد فرخصت جموں کی بہت تشریف لے گئے ہیں۔

موسم نہایت گرم ہے اگرچہ بعض اوقات ابر فضا پر محیط ہو کر بارش کے چند قطرے پیاسی زمین کے حلق میں گرا جاتا ہے لیکن اس گرمی کی شدت میں کوئی معتدبہ کمی واقع نہیں ہوتی۔

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح مورخہ ۲۳ - کو بخیریت ڈلہوزی پہنچے۔ اور اس دن اسی جگہ قیام فرما کر اگلے روز صبح کے وقت حضور موٹر پر اور باقی احباب ٹمٹموں پر ڈلہوزی روانہ ہوگئے جہاں ۲۵ - کو حضرت خلیفۃ المسیح کے بخیر و عافیت پہنچنے کی بذریعہ تار اطلاع موصول ہو چکی ہے ہوٹل میں مقیم ہیں مکان کی تلاش ہے۔

امسال بی اے میں کامیاب ہونیوالے احمدی

امسال مندرجہ ذیل احباب نے بی اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ جو قابل مبارکباد ہیں۔

(۱) ماسٹر علی محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (پرائیوٹ) (۲) میاں حاکم دین صاحب (۳) شیخ مسعود احمد صاحب (۴) پیرزماں شاہ صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں اور (۵) میاں عبد اللہ جان صاحب (۶) احمد حسین صاحب امرتسری (۷) سید عبد السلام صاحب سیالکوٹی (۸) مخدوم محمد ایوب صاحب بیرودی۔ علیگڈہ کالج سے

شکریہ احباب

برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کی بیماری میں دعا کی۔ بہت کچھ کمزور ہیں۔ مگر مرض جو نہایت سخت تھا۔ اس سے خدا نے شفا دیدی ہے۔ الحمد للہ

درخواست دعا

برادر عبد اللہ سلیمان مظفر نگر کے

سے کہ خدا اولاد نرینہ عطا فرماوے۔ جناب دارو غہ عبدالحمید خاں صاحب انجونی کے داماد برادر عبدالکریم صاحب کی صحت کے لئے۔ منشی قمرالدین صاحب لدھیانوی اور ان کی اہلیہ بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے۔ اور مستری امین اللہ صاحب جو کہ میدان جنگ میں ہیں۔ ان کی بخیریت واپسی کے لئے۔ ایک احمدی خاتون کا عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے احباب دعا فرماویں۔

ایک یتیم لڑکے کی ضرورت

مجھے ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو تقریباً بارہ سال کی عمر کا ہو حلیم اور نیک چلن اور قدرے خواندہ بھی ہو یعنی چیزوں کے نام پڑھ لیتا ہو۔ صاف ستھرہ ہو۔ کام یہ ہوگا۔ کہ قدرے دوا سازی۔ اور بعض اوقات دوائی فروخت کرنا۔ اور خریداروں کو ادویات وغیرہ کا دکھانا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کھانے کے ساتھ دونوں وقت کا کھانا۔ پوشاک عمدہ اور سردست نقد ایک دو روپیہ وظیفہ مقرر کیا جاوے گا۔ جب کام سیکھا جاویگا تو وظیفہ میں اضافہ کیا جاویگا۔ اور بندہ اُس کو علم طب بھی پڑھا دیگا۔ اگر کسی بھائی کو مندرجہ بالا صفات کا احمدی یتیم لڑکا معلوم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ میں کرایہ بھیج کر منگوا لوں گا۔

حکیم چانن دین۔ خوشاب

رمضان المبارک کا تحفہ

چونکہ رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں بہ نسبت دوسرے ایام کے زیادہ قبول فرماتا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گذشتہ رمضان میں اپنی جماعت کو دعا کرنے کے خاص طریق بتائے تھے۔ جن پر عمل کرنے والے اصحاب کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ اب بھی جو صاحب مستفید ہونا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا لیں۔ قیمت فی جلد ۳/ صداقت مسیح موعود پر جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر جس کے چند ہی نسخے رہ گئے ہیں ۲/ (مینجر احمدیہ کتب خانہ قادیان)

جلد پنجم کا اختتام

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اس نمبر ۱۰۱ کے ساتھ جلد پنجم کا اختتام ہوتا ہے۔ اور اگلا پرچہ جو ۲ - جولائی کو نکلیگا وہ جلد ششم کا اول نمبر ہوگا۔ اور یہی پرچہ انشاء اللہ ان خریداران الفضل کے نام سالانہ یا ششماہی قیمت کا وی پی ہوگا۔ جن کا چندہ ماہ جون میں ختم ہوتا ہے۔ اور ایسے حضرات کی تعداد کئی سو ہے۔ چونکہ ابتدا و سال میں بہت سے اخراجات خصوصاً کاغذ کے سٹاک کے متعلق در پیش ہیں اس لئے میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ سب احباب وی پی وصول کریں گے۔ اور واپس کر کے بجائے فائدہ کے نقصان نہیں دیں گے۔ اس سال دیکم جولائی ۱۷ء سے ۳۰ - جون ۱۸ء میں آمد الفضل بہ نسبت اخراجات کے سات سو روپے کے قریب کم رہی۔ گویا سات سو نقصان ہوا۔ اور اگر پچھلے سال کا کچھ پس انداز شدہ اور بعض کفائتیں نہ ہوتیں۔ تو یہ سال نکلنا دشوار تھا۔ اب اگر یہی حالت رہی۔ یعنی ادھر سے کاغذ بھی گراں ہوتا گیا۔ (درحالیکہ اس کا موجودہ نرخ بھی پہلے سے چار گنا اور ناقابل برداشت ہے) اور ادھر خریداران الفضل اسی تعداد میں رہے۔ اور توسیع اشاعت کی کوشش ایک خاص جذبۂ شوق کے ساتھ نہ ہوئی۔ تو یقین جانئے۔ کہ الفضل کا باقاعدہ جاری رہنا مشکل ہوگا۔ میں نے اس سال گذشتہ کے دوران میں بھی محترم متولی الفضل کی خدمت میں عرض کر دیا تھا کہ یا تو آٹھ صفحے پر اخبار نکالنے کی اجازت دیجائے یا چندہ سالانہ بجائے چھ روپے کے سات روپے کر دیا جائے ورنہ نقصان ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ باوجود سخت کفایت شعاری اور چندہ سی اور کئی کام مفت نکالنے کے آمدے خرچ قریباً سات سو بڑھ گیا۔ اب آئندہ سال ایک دو ماہ دیکھ کر یا تو چندہ سات روپے کرنا پڑے گا یا حجم بجائے ۱۲ صفحے کے ۸ صفحے یا پھر خریدار پہلے سے ڈیوڑھے ہو جائیں۔ کوئی میری رائے پوچھے تو صاف کہونگا کہ خریدار بڑھنے کی کوئی اُمید نہیں۔ میں اپنے دوستوں کو خوب جانتا ہوں حجم کم کرنے سے ممنون رہ جائیں گے۔ البتہ چندہ بڑھا دیا جائے۔ تو ٹھیک ہے جب اور اشیاء گراں خرید لی جاتی ہیں۔ تو یہ روحانی غذا بھی اگر ایک روپیہ اور زیادہ خریدنی پڑے تو کیا مشکل ہے۔ آئندہ اختیار۔ صاحبان اختیار کا۔ میرا کام صاف صاف حقیقت حال عرض کر دینا ہے۔ واقعات اور آئندہ زمانہ خود اس کی تصدیق کرے گا۔

(نیاز مند مینجر الفضل قادیان۔)

طلائی موہر اور انگریزی ساورین

معمولی ساورین سے تو پبلک بخوبی آشنا ہے اس کی شکل اور نئی طلائی موہر کی شکل میں نہایت تھوڑا اختلاف ہے۔ وزن اور نوعیت کے لحاظ سے دونوں میں ہرگز کسی قسم کا فرق نہیں۔ مگر ایک طرف کی تصویر کا فرق ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلستان کے شاہی ٹکسال کی ایک شاخ ساورین طیار کرنے کے لئے بمبئی میں کھول دی گئی ہے۔ مگر تاحال ساری مشین اور ڈھانچے موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے طلائی سکے کی ضرورت کو فی الحال پورا کرنے کے لئے نئی موہر بن کر پبلک کے ہاتھوں میں آ رہی ہے۔ جب نئے ڈھانچے اور ساری مشین آ جاویگی۔ تو اس وقت ٹکسال میں انگریزی ساورین کی تیاری شروع ہو جاویگی۔ مگر نئی طلائی موہر جسکا اب اجرا کیا گیا ہے ہر طرح انگریزی ساورین کی مانند اور اس کے برابر ہے۔ صرف ایک طرف کی تصویر کا فرق ہے۔ اور اُمید کی جاتی ہے۔ کہ ہندوستان میں نئے ساورن کا اجرا بھی بہت جلد ہوگا۔ جو ممکن ہے کہ ماہ رواں کے خاتمہ سے پہلے ہی ہو جاوے۔

(دستخط اے۔ جی۔ ڈبلیو کین۔ سکرٹری کمیٹی اشاعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۹ - جون ۱۹۱۸ء ۶

بانی آریہ سماج کی سخت دل آزار تحریروں میں سے کچھ

گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے قابل

"ستیارتھ پرکاش" ضرور ضبط ہونی چاہیے

(۲)

گذشتہ نمبر میں ہم پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے حوالجات سے اس بد زبانی اور درشت کلامی کا کچھ نمونہ دکھا چکے ہیں۔ جو انھوں نے اسلام کو مدنظر رکھ کر خدا تعالےٰ کے متعلق کی ہے۔ اور ہمارے نہایت مقدس جذبات اور احساسات کو بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ کچلا ہے۔ اب دیگر اسلامی معتقدات کی نسبت۔ جو انھوں نے بیہودہ سرائی کرکے ہمارے دلوں کو زخمی کیا ہوا ہے۔ اسے گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم مسلمان جس عزت و اعزاز کی نظر سے دیکھتے۔ اور آپ کا نام جس ادب و احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔ اس سے نہایت آسانی کے ساتھ ان مذہبی جذبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو آپ کی ذات والاصفات کے متعلق ہمارے دلوں میں جاگزیں ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کی شان کے خلاف ایک فقرہ چھوڑ ایک لفظ سننا بھی ہمارے لئے کس قدر دکھ اور تکلیف کا موجب ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ پنڈت دیانند صاحب نے اس بات کا کچھ بھی خیال نہیں کیا۔ اور جس قدر بھی گندے ناپاک۔ اور بازاری الفاظ ان کو مل سکے ہیں وہ سب کے سب انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک مختصر سی فہرست اپنے بیان کی تصدیق میں پیش کرتے ہیں۔

رسول کریم کے متعلق پنڈت دیانند کی بد زبانی

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی شرافت اور تہذیب سے کام لیتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تماشہ گر۔ بد نیت۔ مطلب بردار۔ دوسروں کا کام بگاڑنے والا۔ جھوٹا۔ غیر معتبر۔ خدا کے نام سے مطلب براری کرنے والا۔ عورتوں مردوں کو لالچ دینے والا۔ لوگوں کو جال میں پھنسانے والا۔ گوکلئے گوسائیوں کی ہمسری کرنے والا۔ خونی۔ بے حیا۔ شہوت پرست جنگلی آدمی۔ شہوت ران۔ بہو پر ہاتھ صاف کرنے والا۔ چالاک۔ ایذا رساں۔ دوسروں کی عورتوں پر عاشق ہونے والا۔ بد چلن۔ عورتوں سے ناجائز تعلق رکھنے والا وغیرہ وغیرہ قرار دیا ہے

ان الفاظ کو سن کر کون مسلمان ہے۔ جو غصہ اور رنج سے بھر نہ جائے۔ اور دکھ اور تکلیف سے بیتاب نہ ہو جائے۔ کوئی بھی نہیں۔ یقیناً ہر ایک مسلمان کو ان الفاظ سے نہایت رنج پہنچ رہا ہے۔ اور اس کا دل پاش پاش ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ عالیہ کو نہایت ادب کے ساتھ اس طرف توجہ دلاتے ہیں اور گذارش کرتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش کو ضبط کرکے مسلمانوں کو اس بہت بڑی تکلیف اور مصیبت سے نجات دلائے۔ اور ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھے

ذیل میں ہم "ستیارتھ پرکاش" کے اصل الفاظ مع صفحات کے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس کے فتنہ انگیز اور شر خیز ہونے کا نہایت آسانی کے ساتھ پتہ لگ سکے۔ اور معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کے دلوں کو ٹکڑے اور سینوں کو چھلنی کرنے کے لئے اس میں کس قدر تیر و نشتر بھرے پڑے ہیں۔

پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں۔

(۱) "محمد صاحب کا تماشہ دیکھئے"۔ صفحہ ۲۶۴

(۲) "محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور صرف اپنی مطلب براری کے لئے انھوں نے قرآن بنایا ہے"۔ صفحہ ۴۲۶

(۳) "معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی مطلب براری اور دوسروں کا کام

(۴) بگاڑنے میں۔ کامل استاد تھے اسی

(۵) وجہ سے ان کی باتوں پر راستباز علماء اعتبار نہیں کر سکتے"۔ صفحہ ۴۲۷

(۶) "خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنی مطلب براری کی ہوگی"۔ صفحہ ۴۰۱

(۷) "خدا کے نام پر مرد و زن کو اپنے مطلب کے لئے لالچ دیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو کوئی محمد صاحب کے جال میں نہ پھنستا"۔ صفحہ ۴۲۶

(۸) "خوب حضرت محمد صاحب آپ نے تو

گو کلئے گوسائیوں کی ہمسری کرنی ہے" صفحہ ۴۷۷

(۹) محمد صاحب نے بیشمار لوگوں کا خون کیا"
صفحہ ۴۸۸

(۱۰) اگر عورتیں بیہیائی نہ کریں۔ تو کیا پیغمبر صاحب خود پڑے کریں۔ یہ کس قسم کا انصاف ہے۔ کہ عورتوں پر عذاب ہو۔ اور پیغمبر صاحب پر نہ ہو" صفحہ ۵۳۱

(۱۱) "محمد صاحب اگر شہوت پرست نہ ہوتے۔ تو منھ بولے بیٹے کی جورو کو اپنی بیوی کیوں بنا لیتے" صفحہ ۵۳۲

(۱۲) "جنگلی آدمی بھی ایسی بہو سے پرہیز کرتا ہے۔ اور کیسا غضب ہے کہ نبی کی شہوت رانی میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ہوتی" صفحہ ۵۳۲

(۱۳) "جب بیٹے کی بہو پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے پیغمبر صاحب نہ رک سکے۔ تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے" صفحہ ۵۳۲۔

(۱۴) "پیغمبر صاحب کسی قدر چالاکی کیوں نہ برتیں پردہ پوشی نہیں ہو سکتی" صفحہ ۵۳۲

(۱۵) پیغمبر صاحب وغیرہ کیسے ایذا رساں ہیں" صفحہ ۵۳۲۔

(۱۶) "اگر نبی (محمد) رسول ہوتا تو منھ بولے بیٹے کی عورت پر عاشق کیوں ہوتا" صفحہ ۵۳۴

(۱۷) "محمد صاحب کا چال چلن۔ اس بات سے ہی ظاہر ہے۔ کہ اس کی بہت سی بیویاں تھیں۔ کیا جس کی بہت سی بیویاں ہوں وہ خدا پرست یا پیغمبر ہو سکتا ہے"
صفحہ ۵۴۲

(۱۸) جو باوجود بہت سی بیویاں ہونے کے ان سے سیر نہ ہو کر لونڈی سے ناجائز تعلق پیدا کرے۔ اس کے نزدیک حیا عزت کا پاس۔ اور دھرم کیونکر پھٹک سکتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ زانی آدمیوں کو نہ حیا ہوتی ہے۔ اور نہ خوف"
صفحہ ۵۴۲۔

ان حوالجات کو پیش کر کے۔ ہم بڑے زور کے ساتھ کہیں گے۔ کہ جس کتاب میں تہذیب۔ اور شرافت کا اس طرح خون کیا گیا ہو۔ جس میں حیا اور شرم کی اس طرح مٹی پلید کی گئی ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس میں کئی کروڑ انسانوں کے مذہبی پیشوا کی شان میں ایسی گندہ دہنی اور بیہودہ گوئی سے کام لیا گیا ہو۔ اس کا صفحہ دنیا پر موجود رہنا نہایت ہی فتنہ انگیز اور خطرناک ہے۔ اور اگر اسے معدوم نہ کیا گیا۔ اور اس کی اشاعت کو روک نہ دیا گیا۔ تو ضرور کسی نہ کسی دن اس کی وجہ سے بہت بڑا فتنہ اور فساد پیدا ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کو اس سے بہت دکھ اور تکلیف پہنچ رہی ہے۔ جسے وہ اس وقت تک گورنمنٹ کے عدل۔ اور انصاف اور رعایا پروری کے بھروسہ پر برداشت کر رہے ہیں۔

قرآن کریم کے متعلق پنڈت دیانند کی بدزبانی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بیہودہ سرائی کرنے کے علاوہ پنڈت دیانند صاحب نے قرآن کریم کے متعلق جو نامہذب اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کرنے میں کچھ کم حصہ لینے والے نہیں ہیں۔ بلکہ صد درجہ کے اشتعال انگیز اور تکلیف رساں ہیں۔ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ مسلمان قرآن کریم کے ایک ایک فقرہ۔ ایک ایک نقطہ۔ بلکہ ایک ایک حرف کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اسکا کلام یقین کرتے ہیں۔ اور اس پر نہایت سچے دل اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ اب ایک طرف اس عقیدت کو اور دوسری طرف ستیارتھ پرکاش کے ناپاک اور گندے الفاظ کو رکھ کر نہایت آسانی کے ساتھ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو کس قدر تکلیف اور رنج پہنچ رہا ہے۔ ذیل میں ہم گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے ستیارتھ پرکاش کے چند ایک وہ حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن میں قرآن کریم کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور جو ہم مسلمانوں کے لئے نہایت دکھ کا موجب ہو رہے ہیں۔

پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) "اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں۔ تو مسلمان غیر مذہب والوں پر اتنا ظلم کیوں کرتے"
(صفحہ ۴۶۳)۔

گویا قرآن میں دوسروں پر ظلم کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

(۲) "قرآن کلام اللہ تو کجا کسی صلح پسند عالم کی بھی تصنیف نہیں" صفحہ ۴۶۴

(۳) "قرآن کلام اللہ نہیں۔ بلکہ کسی متعصب آدمی کی تصنیف ہے" صفحہ ۴۶۶

(۴) "قرآن۔ قرآن کا خدا اور مسلمان محض تعصب اور جہالت سے پر ہیں" صفحہ ۴۶۶

(۵) "قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں جنگجو تھے"
صفحہ ۴۶۸

(۶) "قرآنی خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا ہاں اتنا فرق کہا جا سکتا ہے۔ کہ خدا بڑا شیطان اور عزازیل چھوٹا شیطان ہے" صفحہ ۴۶۹۔

(۷) قرآن جیسی کتاب محمد صاحب جیسے رسول قرانی اللہ جیسے خدا۔ اور دین اسلام جیسے مذہب سے دنیا کو سراسر نقصان ہے۔ ان کا نہ ہونا ہی اچھا ہے" صفحہ ۴۶۹

(۸) معلوم ہوتا ہے قرآن کا مصنف ایک نہیں بلکہ بہت سے آدمی ہیں" صفحہ ۴۷۰

(۹) "قرآن کلام اللہ نہیں۔ بلکہ کسی مکار کی تصنیف ہے" صفحہ ۴۷۰

(۱۰) "نہ معلوم ایسا کلام اللہ۔ خدا۔ اور پیغمبر

جہان میں فساد ڈلنے امن عامہ میں رخنہ اندازہ بنکر لوگوں کو آزار دینے کے لئے کہاں سے رونق افروز ہوئے ہیں۔ کاش کہ ایسے مذاہب کا ظہور صفحہ ہستی پر نہ ہوتا تاکہ کل خلق خدا آرام سے زندگی بسر کرتی۔" صفحہ ۴۷۵

(۱۱) "یہ قرآن ہے یا بچوں کا کھیل" صفحہ ۴۷۶

(۱۲) "کیا لڑکپن کی باتیں ہیں۔" صفحہ ۴۷۸

(۱۳) قرآن کلام اللہ نہیں۔ اس میں کسی آدمی نے آدمیوں کے قصے کہانیاں لکھ ماری ہیں۔" صفحہ ۴۷۹

(۱۴) ایسی فحش باتیں کلام اللہ میں تو کجا۔ کسی شائستہ انسان کی تصنیف میں بھی نہیں ہو سکتیں۔" صفحہ ۴۸۴

(۱۵) "قرآن کلام اللہ تو کجا۔ کسی سمجھدار آدمی کی بھی تصنیف نہیں۔" صفحہ ۴۸۵

(۱۶) "عرب کے لوگ جنگلی تھے۔ انھوں نے ایسی باتیں مان لیں۔" صفحہ ۴۸۷

(۱۷) قرآن اجتماع ضدین سے بھرا پڑا ہے۔" صفحہ ۴۸۸

(۱۸) "اگر قرآن خدا کا کلام ہوتا تو خدا اس کی قسم نہ کھاتا۔" صفحہ ۵۳۳

(۱۹) "سنئے۔ واہیات باتیں" صفحہ ۵۳۴

(۲۰) "اس کتاب میں سوائے معدودے چند باتوں کے سب مغویات بھرے پڑے ہیں۔" صفحہ ۵۳۷

(۲۱) "قرآن۔ قرآنی خدا۔ اور قرآن کے معتقد سب گناہ پھیلانے والے۔ اور گناہوں کو فروغ دینے والے ہیں۔" صفحہ ۵۳۷

(۲۲) "قرآن کلام اللہ تو کجا۔ بلکہ کسی عالم نیکوکار کی بھی تصنیف نہیں۔" صفحہ ۵۴۲

(۲۳) خلاف وضع فطرت گناہ عظیم کی بنا ہی قرآن کا قول ہو تو کیا تعجب ہے۔" صفحہ ۵۴۵

(۲۴) "اگر قرآن کلام اللہ ہے۔ تو خدا بھی علم و عقل سے خالی ہوگا۔" صفحہ ۵۴۶

(۲۵) "بہت خوب قرآن کے فلاسفر مصنف" صفحہ ۵۴۶

(۲۶) قرآن کے مصنف کو علم جغرافیہ و ہیئت سے مطلق واقفیت نہ تھی۔ صفحہ ۵۴۷

مندرجہ بالا فقرات سے گورنمنٹ اس دکھ اور تکلیف کا آسانی سے اندازہ لگا سکتی ہے جو ان کی وجہ سے مسلمان اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ اس کے ازالہ کی طرف ضرور توجہ کرے گی۔

بہشت کے متعلق پنڈت دیانند کی بدزبانی

قرآن کریم کے سوا ایک زبردست اسلامی عقیدہ بہشت کے متعلق جن الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بھی نہایت ہی قابل نفرت اور اشتعال انگیز ہیں۔ چنانچہ ذیل کے فقرات شہادت کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

پنڈت دیانند جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ

(۱) "مسلمانوں کا بہشت گوکلئے گوسائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ جہاں عورتوں کی قدر مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔" صفحہ ۴۵۵

(۲) "بھلا یہ بہشت ہوا کہ رنڈی خانہ۔ اور وہاں کا خدا خدا ہے۔ یا عورتوں کا شائق" صفحہ ۴۶۶۔

(۳) واہ صاحب آپ کے بہشت کی تعریف بیان سے باہر ہے۔ ملک عرب سے عجیب تر بہشت کا نظارہ ہے اور چونکہ گوشت شراب کا استعمال کرکے لوگ وہاں مست رہتے ہونگے۔ اس لئے اچھی اچھی عورتیں اور لونڈے بھی ضرور چاہئیں۔ ورنہ نشہ بازوں کے سر میں گرمی چڑھ جاوے۔ اور سودا پیدا کرے۔" صفحہ ۴۶۱۔

(۴) "جب خدا کنواریاں بہشت میں پیدا کرتا ہے۔ تبھی تو کنوارے بھی پیدا کرتا ہے۔ لیکن کنواریوں کا بیاہ تو یہاں سے گئے ہوئے امیدواروں سے ہوگا۔ مگر کنوارے لڑکوں کے بیاہ کا انتظام خدا نے کچھ بھی نہ کیا۔ وہ بھی کنواریوں کے ساتھ مذکورہ بالا امیدواروں کے ہی حوالہ کئے جاویں گے۔" صفحہ ۴۷۱

مسلمانوں کے متعلق پنڈت دیانند کی بدزبانی

اسلامی عقائد اور مسائل وغیرہ کے متعلق پنڈت دیانند صاحب نے جو بدزبانی کی ہے۔ اس کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے۔ اب ان کی اس شفقت اور نوازش کا نمونہ دکھایا جاتا ہے۔ جو انھوں نے مسلمانوں پر کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

(۱) "قرآن کے پیرو بھی بے علم ہیں" صفحہ ۴۸۳

(۲) "ایسے خدا کو جنگلی لوگ ہی مان سکتے ہیں۔" صفحہ ۴۸۳۔

(۳) "مسلمانوں کے لڑکے عموماً آوارہ گرد اور شہوت پرست ہوتے ہیں" صفحہ ۵۳۲

(۴) اب تک بھی مسلمانوں میں بہت سے شریر لوگ ہیں۔ کہ دوسروں کو تنگ کرنے سے بالکل نہیں جھجکتے۔ سچ ہے بغیر تعلیم و تربیت کے انسان حیوانوں کی مانند ہوتا ہے۔" صفحہ ۵۳۳

(۵) "یہ تو صرف کہنے کی ہی بات ہے۔ کہ اہل قرآن کے پیرو راہ راست پر ہیں۔ کیونکہ سچ ماننا سچ بولنا۔ سچ پر عمل کرنا تعصب سے پاک ہو کر انصاف اور دھرم کی پیروی کرنا ہی راہ راست ہے۔ مگر یہ خوبیاں نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں۔ اور نہ محمدی خدا میں

ہی پائی جاتی ہیں" ص ۵۳۴

(۶) "مسلمان گناہ کرنے اور فساد برپا کرنے سے کم ڈرتے ہیں" ص ۵۳۷

(۷) "اسی (قرآن کی) تعلیم نے مسلمانوں کو غدر مچانے والا۔ سب کو ایذا پہنچانے والا۔ خود غرض اور بے رحم بنا دیا ہے" ص ۵۴۴

(۸) "مسلمان فساد برپا کرنے پر مستعد رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر عنایت کرے۔ کہ یہ لوگ مفسدانہ کارروائیاں چھوڑ کر سب سے دوستانہ سلوک رکھیں" ص ۵۴۳

ستیارتھ پرکاش کے مندرجہ بالا حوالجات جو ہم نے پیش کئے ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ محض مسلمانوں کی دل آزاری اور ایذا دہی کی خاطر ان میں چن چن کر گندے اور ناپاک الفاظ سے لکھے گئے ہیں۔ اور اپنی طرف سے اس بات کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو دکھ اور تکلیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے۔ ورنہ اگر کچھ بھی حق پسندی اور صداقت شعاری سے تعلق ہوتا۔ یا شرم و حیا سے ہی کچھ واسطہ ہوتا تو کبھی اس قدر گندہ و بیجا اس۔ اس قدر لغو بیانی اور بیہودہ سرائی اس مذہب کے متعلق نہ کی جاتی۔ جس نے وحشیوں کو انسان۔ اور انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ جس کی صداقت آج بھی نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے۔ اور مخالفین کو بحر ندامت میں غرق کر رہی ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک تو پنڈت دیانند صاحب کی تمام بد زبانی اور بیہودہ سرائی بھی اسلام کی صداقت کا ہی ایک ثبوت ہے۔ انھوں نے تو سمجھا ہوگا۔ کہ میں نے ہر قسم کے گندے اور ناپاک الفاظ کی غلاظت میں اسلام کے منور چہرہ کو ڈھانپ دیا ہے۔ لیکن انھوں نے اپنے اس ناپاک فعل سے بھی اسلام کی صداقت کو ہی ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ اس سے تمام دنیا پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے پاس اسلام کے زبردست اور مضبوط دلائل کے جواب میں سوائے بد زبانی اور گالی گلوچ کے اور کچھ نہیں تھا۔ اور دلائل کے ساتھ اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے سے وہ بالکل عاری تھے۔ ورنہ کیا وجہ تھی۔ کہ بات بات پر ان کے منہ سے گندے اور ناپاک الفاظ کا ایسے مسلسل ٹپکتے۔ کہ ایک تار بندھ جاتا۔ لیکن دلائل عقلی اور نقلی کی طرف بھولے سے بھی رخ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ جب دلائل ان کے پاس تھے ہی نہیں تو ان کی طرف منہ کیسے کرتے۔ اور ان سے اپنے مذہب کی صداقت کس طرح ثابت کرتے۔ پس پنڈت دیانند صاحب کا اسلامی عقائد و مسائل کے متعلق اس قدر فحش دہی سے کام لینا اسلام کی صداقت اور ان کے مذہب کے باطل ہونیکا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ لیکن چونکہ انھوں نے یہ ثبوت ایسے رنگ اور ایسے طریق سے بہم پہنچایا ہے جو ہمارے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں۔ بلکہ سخت دکھ اور تکلیف کا باعث ہے۔ اور فتنہ و فساد کا موجب اس لئے ہم نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ اس فتنہ انگیز کتاب کو ضبط کر کے ہمیں دکھ سے نجات دلائی جائے۔

اس موقعہ پر ہم پھر مسلمان اخبارات کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرض اور غیرت سے کام لے کر "ستیارتھ پرکاش" کے خلاف ایک باقاعدہ آواز اٹھائیں۔ اور گورنمنٹ کو اس کی طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تکلیف رفع ہو۔ اور ان کے دل خدا تعالے اور رسول کریم اور قرآن مجید کے متعلق نہایت گندے۔ اور ناپاک الفاظ پڑھ کر یا سن کر مجروح نہ ہوں۔

آریہ گزٹ کی اخلاقی موت

آریہ صاحبان کیلئے غیرت سے کام لینے کا وقت

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے "ایڈیٹر صاحب "پرکاش"۔ اور گوشتخوری" کے عنوان سے اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے۔ جو "آریہ پتر کا" نے ایڈیٹر صاحب پرکاش پر لگا رکھا ہے۔ اور انھوں نے اس سے ان الفاظ انکار کیا تھا کہ "میں نے سنہ ۱۹۰۱ء سے کر آج تک کبھی ماس کو چھوا تک نہیں۔ کھانا تو ایک طرف رہا" لکھا تھا۔ کہ "اب دیکھئے "آریہ پتر کا" جس کا دعویٰ ہے کہ اگر لالہ رادھا کشن یہ الفاظ لکھدے کہ جو الزام "آریہ گزٹ" نے مجھ پر لگایا ہے۔ وہ جھوٹا ہے تو ہم اپنے الزام کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کونسا ثبوت پیش کرتا ہے"۔

اس کے متعلق آریہ پترکا تو ڈر اور ہی بتا رہا ہے۔ لیکن "آریہ گزٹ" نے اس مہم کے سر کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور ان ہتھیاروں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کے خلاف استعمال کرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہم آریہ گزٹ کے اس فعل کو کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جو ہتھیار اس نے استعمال کرنے شروع کئے ہیں۔ وہ کبھی شریف اور باعزت لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں دیکھے گئے۔ بلکہ ہمیشہ سے ان کے استعمال کرنے والے اخلاقی درجہ سے گرے ہوئے اور ناپسندیدہ اخلاق کے لوگ ہی ہوئے ہیں

الزام یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب پرکاش سنہ ۱۲-۱۹۱۳ء تک گوشت کھاتے رہے ہیں۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ آریہ گزٹ ان کی تحریروں وغیرہ سے اس کا ثبوت دیتا۔ یا کوئی اور ایسا طریق اختیار کرتا جو شرافت اور تہذیب کے خلاف نہ ہوتا۔ لیکن اس نے وہ طریق اختیار کیا ہے۔ جس کے متعلق خود اسے اعتراف ہے۔ کہ

" اپنے ہاتھوں اپنی مٹی پلید کرتا ہے - اور اس میں کوئی شک نہیں - کہ یہ بالکل درست اور ٹھیک بات ہے کیا ہی اچھا ہوتا - کہ " آریہ گزٹ " اس طرز عمل سے باز آجاتا - اور اپنے ہاتھوں اپنی مٹی پلید کرنے کا مصداق نہ بنتا - لیکن معلوم ہوتا ہے پہلے کی طرح آجکل بھی اس کی باگ ایسے ہاتھوں میں ہے - جو اپنے حریف کے خلاف گندے سے گندہ اور ناپاک سے ناپاک حربہ چلانے کے لئے بھی آمادہ اور تیار رہتے ہیں - گو اس میں ان کا اپنا بھی کتنا ہی نقصان ہو جائے -

اسی لئے " آریہ گزٹ " نے ایڈیٹر صاحب پرکاش کے خلاف یہ کمینہ اور غیر مہذبانہ طرز عمل اختیار کیا ہے - کہ کچھ ایسے پرائیویٹ خطوط ان کی لڑکی کی طرف منسوب کرکے اخبار میں شائع کرنے شروع کردیئے ہیں جن کا شائع ہونا کسی شریف انسان کے نزدیک شائع ہونے سے ہزار درجہ بہتر ہے اگر ان سے صرف گوشت خوری کے الزام پر روشنی پڑتی توبھی یہ کوئی پسندیدہ بات نہ تھی - کہ ایک لڑکی کا سہارا لیکر اپنے حریف پر وار کیا جاتا - لیکن اب تو ایسے الفاظ کے خطوط شائع کئے گئے ہیں - جن سے ایک لڑکی کی ذات معرض بحث میں آتی ہے - اور اس کے متعلق ناپاک خیالات کی تشہیر ہوتی ہے - کیا کوئی غیرت مند انسان کبھی پسند کر سکتا ہے - کہ اس کی کسی ہم مذہب خاتون کے خلاف لوگوں میں برے اور ناپاک خیالات پھیلیں - ہرگز نہیں - کسی شریف قوم کے انسان میں یہ بات نہیں دیکھی جائیگی - کہ وہ اپنی قوم کی کسی خاتون کی بدشہرت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے - چہ جائیکہ اسے شہرت دینے کے لئے - خود اٹھ کھڑا ہو - لیکن " آریہ گزٹ " نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی - اور اپنے ایک ہم مذہب اور ہم پیشہ شریف انسان کی لڑکی کے ذکر کو نہایت برے اور ناپاک طریق سے شہرت دیکر اخلاقی دنیا میں ایک ناقابل معافی جرم کیا ہے - اور یہ اس کی اخلاقی موت کا ثبوت ہے - کیونکہ اگر اس کی اخلاقی حالت اس حد تک نہ گر چکی ہوتی - تو وہ ہرگز ایک خاتون کی آڑ لیکر اپنے مخالف پر وار نہ کرتا - اور اس کی کسی غلطی یا نادانی کو شہرت نہ دیتا - بلکہ اگر اسے کچھ معلوم بھی ہوتا تو اسے پوشیدہ رکھنے ہی کی کوشش کرتا - لیکن اس کا ایک نہایت معمولی اور ادنی غرض کے لئے ایسا کرنا بتاتا ہے - کہ وہ عورت ایسی قابل رحم و عفو ہستی کی عزت و حرمت کی کچھ قدر نہیں جانتا - اور اگر جانتا ہے تو اسے پاؤں میں مسل دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا - اگر " آریہ گزٹ " کو اس شریفانہ جذبہ سے کچھ ہی حصہ ملا ہوتا - کہ دشمن خواہ کیسا ہی دشمن کیوں نہ ہو - تاہم اس سے تعلق رکھنے والی ایسی مستورات جن کا دشمنی میں کوئی دخل نہ ہو ہر طرح سے عزت و احترام کے قابل ہوتی ہیں - تو وہ ایسا نہ کرتا - لیکن وہ تو ایک ایسی خاتون پر حملہ کرنے سے نہیں چوکا جس کا اس کے مخالف کے ساتھ نہایت ہی قابل احترام تعلق ہے - شرفا کی یہ ایک نہایت معمولی صفت ہے - کہ وہ غیر کی لڑکی کو اپنی ہی لڑکی سمجھتے اور اس کی عزت و عصمت کی حفاظت کو اسی طرح اپنا فرض قرار دیتے ہیں جس طرح اپنی خاص لڑکی کی عزت و عصمت کی حفاظت کو - اور بعض اوقات اس فرض کی ادائیگی میں جان تک بھی دے دینا گوارا کرتے ہیں - لیکن اس کے مقابلہ میں جب ہم آریہ گزٹ پر نگاہ ڈالتے ہیں - تو حیران رہجاتے ہیں - اور سوائے اس کے اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی - کہ اس کی اخلاقی موت کا یقین کریں -

یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے - محض جذبہ شرافت سے مجبور ہو کر لکھا ہے - اور اس رنج و تکلیف کو محسوس کرکے لکھا ہے - جو ایسی قابل نفرت حرکت کو دیکھ کر ہر ایک شریف انسان کو ہو سکتی ہے -

اب ہم دیکھیں گے - کہ آریہ سماج میں سے کس قدر لوگ آریہ گزٹ کے اس نازوا فعل پر ناپسندیگی کا اظہار کرکے قومی غیرت اور شرافت کا ثبوت دیتے ہیں - اور اس سے کیا سلوک کرتے ہیں -

مذکورہ بالا فعل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ آریہ گزٹ جو ایک معمولی سی بات پر اپنی قوم کی ایک دیوی کی عزت و توقیر کو قربان کر دینا بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتا ہے - وہ " آریہ گزٹ " جو اپنے مخالف پر حملہ کرنے کی خاطر اپنی سوسائٹی کی ایک بے قصور خاتون کو بدنام کرنے سے باز نہیں رہتا - وہ " آریہ گزٹ " جو اپنی ایک ادنیٰ سی خواہش پوری کرنے کے لئے ایک قابل رحم و عفو لڑکی کی پردہ دری کرتا ہے - وہ " آریہ گزٹ " جو ایک معمولی سی بات کے لئے ایک ایسی خاتون کی عزت پر حملہ آور ہوتا ہے جس کی عزت و احترام اس پر بھی فرض ہے - وہ اگر غیروں پر حملہ آور ہوگا - تو کس لطافت اور تہذیب - کس صداقت اور راستبازی - کس سچائی - اور معقولیت سے کام لے گا - وہ شخص جو جائے توقیر کا پاس نہیں کرتا - وہ جو اپنی قوم کا لحاظ نہیں رکھتا - وہ جو اپنے ہم خیال اور ہم مذہب لڑکی تک کی عصمت کا خیال نہیں رکھتا اس سے کس طرح امید ہو سکتی ہے - کہ جن کے ساتھ اسے مذہبی تعصب - مذہبی عداوت - اور مذہبی کینہ ہے ان کے خلاف قلم اٹھائے - اور تہذیب و شرافت سچائی اور معقولیت سے کام لے گا -

پس آریہ گزٹ کے اس طرز عمل نے جو ایڈیٹر صاحب " پرکاش " کے خلاف اس نے اختیار کیا ہے - اس شور و شر اور فتنہ و فساد کی حقیقت سمجھنے میں نہایت آسانی کر دی ہے - جو اس نے ورشین کے خلاف مچایا ہے - اور صاف پتہ لگ گیا کہ وہ اپنی نہایت ادنیٰ اغراض کو مدنظر رکھ کر بڑے بڑے قومی اور مذہبی نقصانات کی کوئی پروا نہیں کرتا - لیکن کیا ذمہ دار آریہ صاحبان اس طرف توجہ نہیں کریں گے - اور آریہ گزٹ کو " اپنی مٹی اپنے ہاتھوں " پلید کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیں گے + اگر اب بھی ذمہ دار آریہ صاحبان نے " آریہ گزٹ " کے متعلق کوئی نوٹس نہ لیا تو ہم سمجھیں گے کہ اس کی انسانیت اور شرافت سے گری ہوئی حرکات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے -

روزہ کی فلاسفی

از مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب

مورخہ ۱۳ - جون - ۱۹۱۶ء

یاایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینت من الھدی و الفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ و من کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر و لتکملوا العدۃ و لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم و لعلکم تشکرون ○ و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلہم یرشدون ○

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کی بہتری کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے مومنو تم پر روزے فرض کئے جاتے ہیں۔ اس سے کوئی خیال کر لیتا کہ یہ ہم پر ایک بوجھ لادا گیا ہے۔ اس لئے اس کی تردید میں فرمایا کہ یہ تمھارے ہی نہیں۔ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ گویا روزہ کی فرضیت عبودیت کا لازمہ ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا تھا کہ کسی کام کی ناگواری یہ کہنے سے دور نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ ایسا کام ہے۔ جو پہلے لوگوں کے ذمہ بھی ڈالا گیا تھا۔ اگر ان کے ذمہ ڈالا گیا تھا۔ اس سے اس کا جائز ہونا کس طرح ثابت ہو گیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ ان کو بھی خواہ مخواہ جکڑ دیا گیا تھا۔ اور اب بھی یونہی پھنسایا جا رہا ہے۔ اس کی نسبت فرمایا روزے ہم نے یونہی بے فائدہ فرض نہیں کئے اور نہ ہی تمھیں بھوکا پیاسا رکھنے میں ہمارا کوئی نفع ہے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔

قرآن کریم سے ایک اہم بات کا پتہ لگتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوات و الارض و الجبال فابین ان یحملنہا و اشفقن منہا و حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا۔ (۳۳-۷۲) یعنی ہم نے اپنی کسی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں وغیرہ پر پیش کیا جنہوں نے اس کے لینے سے انکار کیا۔ مگر انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا۔ اور کیوں نہ اٹھاتا۔ ظلوم و جہول جو ہوا۔ یعنی یہ ایسا ہے کہ خدا کی محبت میں اپنے آپ کو بھول سکتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے۔ کہ تمھارے پاس جس کی امانت ہو۔ اس کو پوری حفاظت کے ساتھ پہنچا دو۔

امانتیں دو طرح واپس کی جاتی ہیں (۱) جب کوئی شخص امانت رکھتا ہے۔ تو کہہ دیتا ہے کہ آپ اپنے پاس رکھیں۔ جب میں مانگوں اس وقت آپ واپس کر دیں۔ ایسی امانت کا حسب الطلب واپس کرنا ہی امانت کا حفاظت کے ساتھ رکھنا ہوتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک شخص کوئی امانت ہمارے سپرد اس غرض سے کرتا ہے کہ یتیموں اور مسکینوں پر اس کو خرچ کر دو اب جس کام پر صرف کرنے کے لئے امانت رکھنے والے نے ہمارے پاس امانت رکھی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ اگر ایسا نہ کریں تو یقیناً ہم امانت میں خیانت کرنے والے ہونگے۔

اب غور کرنا چاہئے۔ کہ ہمیں کونسی امانت سپرد کی گئی ہے۔ جو پہاڑوں زمینوں۔ اور آسمانوں کے پاس نہیں ہے۔ انسان وہ مخلوق ہے۔ کہ اس میں تمام مخلوقات کے خواص پائے جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک بات ایسی ہے کہ کسی اور مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔ کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے با اختیار بنایا اور عقل دی ہے۔ اور بعض قویٰ ایسے دئے ہیں کہ جن سے دوسری مخلوق محروم ہے۔ اور ہم ان قویٰ کے ذریعہ عزت و شہرت و وجاہت حاصل کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں بطور امانت ہمارے پاس رکھی گئی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگرچہ چاہئے یہی کہ جس کی امانت ہے اسی کو دیجائے۔ یعنی اسی کی راہ میں خرچ کی جائے۔ مثلاً سب سے بڑی خدا کی دی ہوئی چیز روح اور بدن ہے۔ یہ خدا کی امانت ہے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی راہ میں صرف کریں۔ عزت و مال وغیرہ یہ بھی اللہ کی امانت ہیں۔ یہ بھی اسی لئے ہیں کہ خدا کی راہ میں دیدی جائیں۔

اللہ تعالیٰ تو مال کا محتاج نہیں۔ وہ تو بندوں کو اپنے حکم کے ماتحت خرچ کرتے دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس غنی ذات نے انسان کے لئے کئی مواقع رکھے ہیں۔ جن میں خرچ کر کے انسان اس بات کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ اس کو خدا کی امانات دینے میں ذرا تامل نہیں ہے۔ روزہ انھیں مواقع میں سے ایک موقعہ ہے۔ جس سے مومن کے پاس ایک شہادت خدا تعالےٰ کے حضور اس بات کے متعلق پیش کرنے کے لئے مہیا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی دی ہوئی امانتوں کو اس کی راہ میں دینے کے لئے تیار ہے۔ اور نہ صرف تیار ہے۔ بلکہ دیتا ہے۔

دیکھو انسانی بقا کے لئے تین چیزیں نہایت اہم ہیں۔ اول کھانا۔ دوسرے پینا۔ اور تیسرے نسل کا چلنا۔ مگر روزہ میں خدا تعالٰے کے حکم کے ماتحت ان تینوں چیزوں کو ایک خاص وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ تو یہ ثبوت ہوتا ہے اس امر کا کہ بندہ خدا کی امانتوں کو دینے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ جب وہ ان چیزوں کو جو اس کے لئے حلال اور طیب ہیں۔ خدا کے حکم کے مطابق ترک کر دیتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ یہ ساری چیزیں خدا کے حضور میں پیش کرتا۔ اس کا تھوڑے عرصہ کے لئے خلوص نیت کے ساتھ ان اشیاء سے دست بردار ہو جانا ہی اس امر کی اللہ کے نزدیک شہادت بن جاتی ہے کہ اگر اس کو میری راہ میں اپنی جان اور اپنی عزت بھی دینا پڑیگی تو بیشک دیگا۔

اس کی غرض کیا ہے لعلکم تتقون تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ روزہ ایک جامع حقیقت ہے روزہ رکھ کر انسان اس بات کا ثبوت بھی دیتا ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی شخص امانت رکھیگا۔ تو یہ جوں کی توں اسے واپس کر دے گا۔ اس کے ذریعہ جھوٹے اور سچے امین اور خائن میں تمیز ہو جاتی ہے روزہ کا حکم دیکر اللہ تعالیٰ ہمت بندھاتا ہے۔ کہ تم اس کو اپنے لئے چٹی اور بوجھ مت سمجھو۔ بلکہ یہ تو تم سے پہلے لوگوں پر بھی مقرر تھا۔ پھر تم یہ خیال نہ کرو کہ اب ساری عمر کے لئے روزے رکھنے پڑینگے نہیں بلکہ گنتی کے چند ایام ہیں۔ ان کے بعد تم آزاد ہو گے۔

پھر فرمایا کہ باوجود اس کے کہ یہ سب چیزیں جو تمہارے پاس ہیں ہماری امانت ہیں۔ پھر بھی ہم تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان روزوں میں تمہارے لئے آسانی مہیا کرنی چاہتے ہیں۔ یعنی اگر تم سفر پر ہو تو تمہارے لئے کوئی روزہ نہیں۔ جب سفر سے واپس آؤ اور مرض سے صحت پاؤ تو روزے رکھ لینا۔ یہ اس لئے ہے۔ تاکہ تم سمجھو کہ خدا تعالیٰ آسانی چاہتا ہے۔

ایک اور فائدہ اس رمضان کے مہینہ میں بیان کیا۔ فرمایا۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ کہ یہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزے رکھے۔ اور خدا کے انوار حاصل کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی وحی سے مشرف ہوئے۔ اس لئے تم بھی جب اس مہینہ کو پاؤ تو روزے رکھو۔ تاکہ تم بھی خدا تعالےٰ کے انعامات کے وارث ہو جاؤ۔

پس یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جب بندہ خدا کے حضور جھکیگا تو خدا اس کی دعا کو قبول کریگا۔ پھر اس مہینہ میں ایک وہ رات بھی ہے۔ جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اور یہ وہ رات ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں۔ دن بھر بھوکے اور پیاسے بھی رہتے ہیں۔ مگر وہ روزہ دار نہیں ہوتے۔ کیونکہ روزہ سے تو انسان یہ شہادت مہیا کرتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت چل رہا ہوں۔ لیکن اگر اس شہادت کے اثناء میں ہی بعض ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ جس سے ان کی شہادت کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ مثلاً حلال چیزوں کو تو چھوڑے۔ مگر دوسری چیزوں سے پرہیز نہ کرے۔ خدا کے حضور تو شہادت پیش کرنے کے لئے کھڑا ہو۔ مگر گالی گلوچ وغیرہ شروع کر دے تو ایسے لوگوں کی شہادت کچھ اثر نہیں رکھتی۔ پس ایسے لوگوں کا روزہ فاقہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہمیں چاہئے کہ روزے کی اصل حقیقت پر غور کریں اللہ تعالےٰ نے روزے کے ذریعہ ہمیں موقعہ دیا ہے کہ ہم اس کے حضور اس امر کی شہادت پیش کریں کہ ہم اس کی راہ میں نثار ہونے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور ہم متقی ہیں۔ اور خدا کی امانت کو ادا کرنے والے ہیں۔ اور دوسری طرف اس شہادت کے ساتھ ہی اس کو ناراض نہ کریں تب روزہ روزہ کہلا سکتا ہے۔ پھر صدقۃ الفطر بھی روزے کے ساتھ لازمہ کے طور پر ہے۔ اس لئے اس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے کہ جو روزہ کی اصل غرض ہے۔ ہم اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

جواب کلمہ فضل رحمانی

اس کے مؤلف کی زبانی

اخبار میونسپل گزٹ لاہور مورخہ ۱۲- جون میں اس کتاب کا اشتہار شائع ہوا ہے۔ جو قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر لدھیانہ نے سنہ ۹۸ء میں "کلمہ فضل رحمانی" کے نام سے شائع کی تھی۔ جس کا جواب انہی ایام میں دہلی کے ایک احمدی دوست منشی محمد اسماعیل صاحب نے "شہادت آسمانی" کے نام سے دو جلدوں میں شائع کر دیا تھا۔

کورٹ انسپکٹر فضل احمد مذکور نے اپنی کتاب میں کیا لکھا تھا؟ اس کی تفصیل اس اجمال میں ہے کہ اس نے کذب و بہتانات کا دفتر جمع کر ڈالا تھا۔ جس کا نہایت دندان شکن جواب دے دیا گیا تھا مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے سامان کر دیئے کہ کلمہ فضل رحمانی کا جواب اس کے مصنف کی زبانی ہی مہیا ہو گیا۔ جسے عنقریب انشاء اللہ شائع کیا جائیگا یہ وہ جواب ہے۔ جو قاضی فضل احمد نے اس مقدمہ کے دوران میں جو اس کی طرف سے سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لدھیانہ کے خلاف ہتک عزت کا دائر تھا۔ اپنے بیانات میں لکھوایا ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا ہے کہ قاضی مذکور نے حضرت مسیح موعود پر جو الزامات لگائے ہیں۔ وہ جھوٹے اور توڑے مروڑے ہوئے ہیں۔ اور بے بنیاد۔ بیجا۔ اور غیر منصفانہ ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا الفاظ عدالت کے ہی ہیں۔ جو کلمہ فضل رحمانی کے متعلق اس نے اپنے فیصلہ میں لکھے ہیں۔ عدالت

ے اس فیصلہ سے قاضی فضل احمد کی تعریف توصیف کی حقیقت کھل جاتی ہے - جو بایں الفاظ "میونسپل گزٹ" میں شائع ہوئی ہے -

"یہ کتاب ایک معزز افسر پولیس نے نہایت قابلیت اور اعلیٰ درجہ کے اسلامی اصول کے مطابق لکھی ہے"

اگر تو پولیس کے "معزز افسر" کی یہی تعریف ہے کہ وہ دوسروں پر جھوٹے "بے بنیاد" اور "بیجا" الزامات لگانے میں بڑا مشاق ہو تو اس میں شک نہیں کہ واقعی کلمہ فضل رحمانی کا مصنف "معزز افسر پولیس" کہے جانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ ضلع کی سب سے بڑی عدالت سے اسے اس فن کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے - اور یقیناً نہیں ہے۔ تو پھر عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو خود ہی سمجھ لینا چاہیئے کہ "کلمہ فضل رحمانی" کس پایہ کی تصنیف اور قاضی فضل احمد کس پایہ کا مصنف ہے - باقی رہی یہ بات کہ وہ کتاب "اعلیٰ درجہ کے اسلامی اصول کے مطابق لکھی گئی ہے" اس کا بھی ساتھ ہی فیصلہ ہو جائیگا

ہمیں خیال تھا کہ اب جبکہ قاضی فضل احمد کو عدالت میں جاکر اپنی حقیقت معلوم ہو چکی ہے اور کلمہ فضل رحمانی کے خلاف خود بیانات لکھوا چکا ہے۔ اس کتاب کو لیکر شرم وندامت کے گڑھے میں پڑا رہیگا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے ابھی اسے اپنی اور خاطر کروانی منظور ہے جس کے لئے ہم بھی تیار ہیں۔ اور انشاء اللہ عنقریب عدالت کا فیصلہ اور اس کے بیانات شائع کر دیں گے۔ تاکہ عام لوگ قاضی صاحب کی قابلیت - دینی واقفیت - دیانت اور امانت کا آسانی کے ساتھ اندازہ لگا لیں - اور کلمہ فضل رحمانی کی حقیقت سے بھی واقف ہو جائیں -

صدقۃ الفطر کتنا دیا جائے

۱۸ جون کے الفضل میں سید محمد اسحٰق صاحب کا ایک مضمون چھپا ہے - جو انھوں نے بحیثیت سیکرٹری صدر انجمن بیرونجات میں صدقۃ الفطر جمع کرنے کی تحریک کے لئے حوالہ قلم کیا ہے۔ اس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ

"اگر ہم گندم کا نصف صاع دیویں تو ہمارے لئے بعض صحابہ کی سند ہے۔ اور اگر صاع دیں تو نص صریح حدیث کی اس کو درست بتاتی ہے"

مجھے خوف ہے کہ اس سے یہ غلط فہمی نہ پھیل جائے کہ گندم کا نصف صاع دینے والوں کے علم میں کوئی نص صریح حدیث نہیں اور صرف صاع دینے والوں کے پاس صریح حدیث کا ذخیرہ ہے۔

ایک صاع گندم صدقۃ الفطر واجب سمجھنے والوں نے تو ابو سعید الخدری کی ایک روایت پیش کی ہے جس میں گندم کا لفظ بھی نہیں صرف طعام ہے۔ جس سے یہ سمجھ لیا گیا کہ طعام سے مراد گندم ہی ہے - بجائیکہ خود ہی اقرار بھی ہے۔ کہ گندم نہایت ہی کم تھی۔ اور کھانے میں علی العموم استعمال بھی نہ ہوتی تھی لیکن نصف صاع گندم صدقۃ الفطر سمجھنے والوں کے پاس خدا کے فضل سے بہت سی احادیث ہیں - جو ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:-

اول - حدثنا عقبۃ بن مکرم البصری حدثنا سالم بن نوح عن ابن جریج عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلعم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ صاع من طعام (ترمذی)

دوم حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلعم صدقۃ الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوک صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر۔ قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح۔ (ترمذی)

سوم یہ روایت صحیح مسلم میں ہے باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین میں

قال ابن عمر فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ

چہارم عن ابن عباس قال فی آخر رمضان اخرجوا صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلعم ہذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علی کل مراد مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر (رواہ ابوداؤد)

پنجم وعن عبد اللہ ثعلبۃ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلعم صاع من بر او قمح عن کل اثنین صغیر او کبیر حر او عبد ذکر او انثی الخ (رواہ ابوداؤد)

پہلی حدیث میں اس بات کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے ایک ڈھنڈورا دینے والا مکہ کی گلیوں میں بھیجا۔ کہ صدقۃ الفطر ۲ مد یا نصف صاع گندم ہے مجوزین صاع نے اس قسم کی کوئی حدیث پیش نہیں کی۔ جس میں یہ ذکر ہو کہ نبی کریم صلعم کے حکم کی منادی پورے صاع کے لئے کی گئی۔

دوسری اور تیسری حدیث میں صحابہ کے عمل مشترک کا ذکر ہے کہ وہ گندم نصف صاع دیتے تھے

چوتھی حدیث میں افقہ الناس حضرت ابن عباس رسول اللہ کا حکم روایت کرتے ہیں۔ کہ نصف صاع گندم ہے۔

پانچویں حدیث میں ایک اور روایت ہے۔ کہ حضرت نبی کریم نے ایک صاع گندم دو آدمیوں کی

کی طرف سے مقرر کی۔

پس نصف صاع والوں کے پاس یہ مرفوع متصل حسن صحیح احادیث اور نصوص صریحہ ہیں۔ صرف صحابہ کی سند نہیں ہے۔

خصوصاً جبکہ میں گذشتہ سال سے پہلے برابر تیرہ ۱۳ سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کا قادیان میں یہی عمل دیکھتا رہا ہوں۔ اور اسی پر صدر انجمن کے عمال کا عمل رہا ہے۔ کہ وہ نصف صاع گندم کے حساب سے وصول کریں۔

نوٹ۔ مضمون ہذا صرف علمی اور تحقیقی رنگ میں ہے۔ میں نہ فتویٰ دینے کا مجاز ہوں۔ نہ جماعت سے صدقۃ الفطر کی تحصیل کا ذمہ دار۔ اس کے لئے جو حضرات مقرر ہیں ان کے احکام کی تعمیل ہو ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ ایک احمدی فقہ کی کتاب تیار ہو۔ جسمیں ہر مسئلہ کے متعلق احادیث و قرآن مجید سے دلائل بھی دیئے گئے ہوں۔ میں نے ایسی ایک کتاب دس برس ہوئے سنت احمدیہ کے نام سے لکھی تھی۔ مگر چونکہ ایک غریب آدمی ہوں اسے اکثر دوست جانتے بھی نہیں۔ کوئی بڑا آدمی وہی مطالب لکھیگا۔ تو پھر شہرت ہوسکیگی۔ **اکمل قادیان**

۱؎ اس سے پہلے میں قادیان میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے شہادت نہیں دی۔ گو مجھے یہ علم ہے۔ کہ عمل یہی رہا ہے۔

دعا کی جائے

میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی وجہ سے سخت مشکلات میں گرفتار ہوں۔ تمام احمدیوں سے درخواست ہے۔ کہ میری مخلصی کے لئے بتوجہ تمام دعا کی جائے۔

(ایک احمدی خاتون)

ہنگامہ یورپ

جرمنی کی زبردست کوشش کی تیاری

لنڈن ۱۹ - جون -

(سول ملٹری گزٹ کا خاص تار) ایم مارشل ہوٹل لکھتے ہیں۔ کہ دول وسطی اپنی آخری زبردست کوشش کرنے والے ہیں۔ ولیعہد جرمنی کو اس بات کی ہدایت کرے کہ وہ کو سیبن کو مسخر کریں اور اس کے بعد پیرس پر بڑھیں ہنڈنبرگ یہ منصوبہ گانٹھ رہا ہے کہ پرنس روپرٹ کو کیلے کی تسخیر کے لئے بھیجے۔

جرمنوں کی خاموشی

لنڈن ۲۳ - جون - رائٹر کا قائم مقام برطانوی صدر مقام سے لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ میں جرمن برطانوی محاذ پر بالکل خاموش رہے۔ ایسے موقع پر جب یہ ضروری ہے کہ جرمن کچھ ہاتھ پیر ماریں۔ وہ عملاً بالکل خاموش ہیں۔ جبکہ جرمنوں کو اپنے مقابل کی توپوں سے کھلنے کے لئے اب صرف چار ماہ بمشکل باقی رہ گئے ہیں۔ اور ان کے حریفوں کی طاقت بھی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ جرمن اس موقع پر بالکل خاموش ہیں۔ جرمن انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس وقت انتظار کرنا ان کے لئے نقصان دہ ہے۔

آسٹریوں کی پسپائی

لنڈن - ۲۱ - جون - ایک اطالوی کمیونک مظہر ہے کہ پنجشنبہ کو غنیم کی فوج کا دباؤ مانٹیلہ پر سختی سے جاری رہا لیکن وہ ہر جگہ پسپا کر دیا گیا۔ اور ہماری جوابی حملوں سے مسخر شدہ اراضی دوبارہ حاصل ہوگئی۔

آسٹریوں کو ابتک پوری ناکامی ہوئی ہے

لنڈن ۲۰ - جون بحیثیت مجموعی اب تک آسٹری جارحانہ کارروائی پوری ناکامی کی تعبیر کی جاسکتی ہے۔ غنیم اپنے مقاصد ۵۰ میل کے محاذ پر کہیں بھی حاصل نہ کر پایا۔ آسٹری اب صرف مانٹیلو کے

شمال مشرقی گوشہ پر قابض ہیں۔

آسٹروی بھاگ رہے ہیں

روما - ۲۲ - جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مانٹیلو سے سمندر تک ہر جگہ دشمن کو شکست دی گئی ہے - اور اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے دشمن دریائے پیاوے بسرعت واپسی میں عبور کر رہا ہے

قسطنطنیہ میں خوفناک آتشزدگی

لنڈن ۲۱ - جون -

روزو ٹرویشن کورانٹ اخبار کا وقائع نگار جزیرہ نمائے بلقان سے ہیگ کو تار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۳۱ - مئی سے - ۲ - جون تک قسطنطنیہ میں جو خوفناک آتشزدگی ہوئی تھی وہ انسانی دماغ سے کبھی فراموش نہ ہوگی - یہ آتشزدگی ۲½ میل کے حلقہ میں استنبول کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوئی شہر مذکور کے دس اضلاع اس کے شکار ہوئے - اور ۵ ہزار مکان ۲۰ حمام ایک درجن بازار اور دس مساجد تباہ ہوگئیں - ۴۰ ہزار آدمی بے خانماں ہوگئے - اور ان کی حالت بہت نازک ہے - کیونکہ کال انجام شہر میں اس آتشزدگی کے قبل ہی سے سب کو پریشان کئے ہوئے تھا - آتشزدگی ایک سگرٹ کے باعث ہوئی جو اچانک پھینک دی گئی تھی -

لنڈن میں مسجد کی تجویز

لنڈن ۲۰ - جون دارالعوام میں ارل ونٹرٹن نے تجویز کیا - کہ مسلمانوں کے حسن خدمات کے صلہ میں جس کا اظہار دوران جنگ میں تمام برطانوی سلطنت میں ہوا ہے - گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کو لنڈن میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی غرض سے مالی امداد پہنچائے " مسٹر بونر لا نے جواب دیا - کہ " ہماری مسلمان رعایا نے جو نمایاں خدمات انجام دیئے ہیں - ان کا گورنمنٹ شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتی ہے - لیکن مجھکو اس سے آگاہی نہیں ہے کہ گورنمنٹ اپنے شکریہ کے اظہار میں مجوزہ صورت پر کیوں عملدرآمد کرے " ارل ونٹرٹن نے جواب میں کہا کہ بعض مسلمانوں نے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے - کہ لنڈن میں ایک مسجد ان مسلمان اشخاص کی یاد میں تعمیر کیجائے - جو اس جنگ میں جاں بحق تسلیم ہوئے " مسٹر بونر لا نے اس کے جواب میں کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے - لیکن میں اس کے متعلق نہایت خوشی کے ساتھ مفصل حالات معلوم کرنے چاہتا ہوں -

ہندوستان کی خبریں

بارہ مولا کشمیر میں آتشزدگی ۲۰ کے روز بوقت ۳ بجے شب سرائے بارہ مولا میں سخت آتشزدگی ہوئی - قریبًا تمام عمارات اور ۸۰ دوکانیں جل گئیں - اندازہ کیا جاتا ہے کہ قریبًا ۱ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا -

انار کلی میں حادثہ بمب انار کلی لاہور میں یا مسوا ہے بازار کے متصل ۲۲ - جون کی شام کو ساڑھے آٹھ بجے ایک بمب کا گولہ پھٹا - جس سے چند راہ رو زخمی ہوئے - پولیس سرگرم تحقیقات ہے - بمب پھینکنے والوں کا پتہ نہیں چلا -

پلوں کا محصول منسوخ گورنمنٹ پنجاب نے یکم جولائی سے ... ڈسٹرکٹ بورڈ کی ... کے تمام پلوں کا محصول منسوخ کر دیا ہے -

نظربندوں کے متعلق کمیٹی پنجاب میں نظربندوں کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے - جو جسٹس شادی لال اور مسٹر ولیر نورس پر مشتمل ہے -

پنجاب میں بھرتی ۱۵ مئی میں ۸۴۶۵ رنگروٹ بھرتی ہوئے جبکہ اپریل کی تعداد ... ہے -

دو پلٹنوں کی تیاری فیصلہ کیا گیا ہے کہ پنجاب میں پولیس کی دو پیدل پلٹنیں بنائی جائیں - ایک عام فوجی خدمت کے لئے اور ایک محفوظ فوج کے طور پر امن و امان کے لئے

والنٹیر کا مطالبہ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے پولیس سے میدان جنگ کے لئے والنٹیر طلب کئے ہیں جس پر سوری کے سارے یورپین پولیس افسران والنٹیر ہو گئے ہیں - دیگر مقامات سے بھی والنٹیر جا رہے ہیں -

ٹرین کے پٹڑی سے اترنے کے متعلق گورنمنٹ کا اعلان گورنمنٹ نے ان لوگوں کے گرفتار کرا دینے کے لئے جو ۲ - جون کو ہر دوار کی سنجر ٹرین کے لدھیانہ کے قریب پٹڑی سے اتر جانے کے جواب دہ ہیں تین ہزار روپے کا اعلان کیا ہے - ساتھ ہی یہ بھی اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ جو لوگ ٹرین مذکور میں سفر کر رہے تھے - وہ اس حادثہ کے متعلق اپنے بیانات سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس لاہور کو بھیج دیں -

ٹکسالوں کی سرگرمیاں ٹکسال بمبئی میں روزانہ ۱۰ لاکھ روپیہ ڈھالا جاتا ہے - اس روپیہ کی ڈھلائی کے علاوہ ٹکسال مذکور روزانہ ایک لاکھ نقرئی سکہ آبنائے کی بستیوں کے لئے ۳ لاکھ اکنیاں اور ۱/۲ لاکھ دوانیاں ہندوستان کے لئے تیار کرتا ہے اشرفیوں کی روزانہ برآمد ۳۰ اور ۴۰ ہزار کے درمیان ہے یہی حال کلکتہ کی ٹکسال کا ہے - کہ ڈھلائی بڑی پھرتی سے ہو رہی ہے -

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا